Digitized By Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی — یوم یک شنبہ

[illegible] متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل

جلد ۳۰ | ۱۲ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش | ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ | ۱۲ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۶۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج خطبہ جمعہ میں حضور نے جماعت کے نوجوانوں کو پھر فوج میں بھرتی ہونے کی پُر زور تحریک فرمائی اور اُن والدین پر اظہارِ افسوس فرمایا۔ جو اپنے بچوں کو بھرتی کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی کچھ شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

صاحبزادی طاہرہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

دَورِ حاضرہ کے مُسلمانوں کی حالت کا صحیح مرقّع اور اس کا علاج

صِدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

احراری اخبار "زمزم" نے "اسلام بمقابلہ مسلمان" کے عنوان سے ایک سبق آموز نوٹ لکھا ہے۔ جس کا ضروری اقتباس یہ ہے:۔

"اسلام اور ہے۔ اور مسلمان اور ہیں۔ اسلام اس سے قطعاً مختلف ہے۔ جس کا اظہار مسلمانوں کی طرف سے ہو رہا ہے۔ اسلام توحید کا علمبردار ہے۔ اور غیر اللہ کو خدا کی کسی صفت میں شریک کرنا اس کی نظر میں کفر ہے۔ مگر مسلمانوں کی اکثریت شرک میں مبتلا ہے۔ اور توحید کو خود مسلمانوں نے چیلنج دے رکھا ہے۔ اسلام عملی دُنیا کا عملی مذہب ہے۔ وُہ سعی اور کوشش کو کامیابی کا واحد ذریعہ قرار دیتا ہے۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ لیکن مسلمان وُہ ہے۔ جو بے عمل ہے اور تقدیر کا غلط مفہوم لے کر وُہ ایثار اور جہاد سے منحرف ہو چکا ہے۔ اسلام علم ہے۔ اور علم کی تحصیل کو ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض قرار دیتا ہے۔ لیکن مسلمان وُہ ہے۔ جو جہالت پر فخر کرے۔ جہالت کی باتیں کرے۔ اور جاہلانہ دماغ سے پوری قوم کے شعور و دانش کو رسوا کرے۔ اسلام ہدایت ہے۔ عقل و دانش ہے فہم و تدبّر ہے اجتہاد و تحقیق ہے۔ لیکن مسلمان وُہ ہے جو تقلید، اور پیر پرستی پر ناز کرے۔ قدامت پرستی۔ اور استخوان فروشی کو جس نے اپنا مذہب قرار دیا ہو۔ جس کی فطرت عقل و بصیرت کی روشنی سے محروم ہو چکی ہو۔ اسلام مسلمان کو بھائی قرار دیتا ہے۔ مسلمان کے قتل کو کفر اور گالی دینے اور توہین کرنے کو فسق قرار دیتا ہے۔ مگر مسلمان وُہ ہے جو اپنی گردن اپنے ہاتھ سے کاٹے۔ کفار سے مل کر مسلمان کی گردن کٹوائے۔ مسلمان کی عزت و آبرو کو خاک میں ملائے لیڈر کو لیڈر سے دشمنی ہو۔ مولوی مولوی پر کُفر کے فتوے جڑے۔ عوام ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوں۔ اور دُنیا اس کی فرقہ پرستی سے چیخ اُٹھے!" (۷ جولائی ۱۹۴۲ء)

یہ واقعات مُسلمانوں کو آزادی کی اہمیت اپنے اندر پیدا کرنے کی تلقین کے سلسلہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ "چونکہ ہندوستان میں کسی نہ کسی وقت قومی حکومت یا سودیشی راج ضرور قائم ہو گا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم مسلمانوں کو آگاہ کر دیں۔ کہ انہیں کرنا کیا چاہیئے"! لیکن اس قدر اہم تمہید اٹھانے اور اسباب و علل پر اس قدر سیر حاصل تبصرہ کرنے کے بعد نتیجتاً جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کا ایک ایک نقطہ بلکہ ایک ایک حرف اپنے لکھنے والے کی قابل رحم بیچارگی و بے بسی کا اظہار کر رہا ہے۔ لکھا ہے:۔

"یہ کام نہ مسلم لیگ انجام دے سکیگی اور نہ اسلام سے بے بہرہ جماعتیں اس کی اہمیت کو محسوس کر سکیں گی۔ ہم نے چند اشارات پر اکتفا کیا ہے۔ اب خود مسلمان سوچیں۔ کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے"

اخبار "زمزم" نے آج کے مسلمانوں کی حالت کا جو خاکہ پیش کیا ہے۔ گو وُہ مکمل نہیں۔ تاہم عبرت حاصل کرنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن کس قدر عجیب بات ہے۔ کہ اسلام کی بنیادی تعلیم کے ہی خلاف امور مثلاً شرک میں مبتلا ہونے"! اور "توحید کو چیلنج دے رکھنے" والے مسلمانوں پر ہی یہ بات چھوڑ دی گئی ہے۔ کہ "وُہ خود سوچیں۔ کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے"!

یہ تو بالکل ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی شخص دُوسرے کے متعلق یہ بیان کرے کہ اس کی صحت بالکل خراب ہو چکی ہے۔ اس کے پھیپھڑے ماؤف ہیں۔ دل و دماغ بھی درست نہیں۔ انتڑیوں میں بھی نقص ہے۔ اعصاب بھی کمزور ہیں اور آخر میں کہدے۔ کہ اسے سوچنا چاہیے۔ کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ حالانکہ جب کسی انسان یا قوم کی صحت خواہ وُہ جسمانی ہو۔ یا روحانی اس قدر خطرناک طور پر گر چکی ہو تو یہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا۔ کہ اس کے اندر اصلاح کا مادہ باقی نہیں رہ گیا۔ اور وُہ اس بات کی محتاج ہے۔ کہ کسی طبیب حاذق۔ یا روحانی امراض دُور کرنے کے ماہر کی تلاش کرے۔ اور پھر اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دے۔ یعنی پوری توجہ سے اس کی ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے اس کے بغیر اس کے جانبر ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ ہاں اس سلسلہ میں یہ امر ضرور قابل غور ہے۔ کہ اگر روحانی بیماروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے معالج اور طبیب بھیجنے کا انتظام نہ کیا ہوتا۔ تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ اس صورت میں انسان کیا کرے۔ لیکن جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ آخری زمانہ میں جب مسلمانوں کی حالت نہایت ابتر ہو جائے گی۔ ان میں یہود اور نصاریٰ کی تمام برائیاں پیدا ہو جائیں گی۔ تو خدا تعالیٰ ایک مامور و مرسل مبعوث کرے گا۔ اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کو ان کا ضائع شدہ ایمان اور کھویا ہوا اسلام حاصل ہو گا۔ اب جبکہ یہ تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں پر وُہ وقت آ چکا ہے۔ جس کی پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ اور وُہ تمام خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ جن کے ازالہ کے لئے موعود نبی نے آنا تھا۔ تو مسلمانوں کے لئے صحیح اور مفید مشورہ یہی ہے۔ کہ انہیں اس مامور کی تلاش اور اس کی شناخت کی طرف متوجہ کیا جائے۔ ورنہ اگر مسلمان خود سوچ کر اس تسفل۔ اور تنزل کی حالت سے نکل سکیں۔ تو اس میں مبتلا ہی کیوں ہوتے مسلمانوں کی عملی حالت کی خرابی اور اسلام سے ان کا کوسوں دُور ہونا تو سب کو مسلّم ہے

لیکن افسوس کہ اس مصلح الٰہی کی تلاش اور جستجو کسی کو گوارا نہیں۔ جسے خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کی مذہبی اور روحانی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ حالانکہ اس کی تلاش کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی قائم کردہ جماعت موجود ہے۔ جو ایسی فعال اور باعمل جماعت ہے۔ جیسا کہ اسلام کا منشاء ہے۔ اس کے اندر شرک سے بیزاری توحید سے پیار۔ اخوت و مساوات یعنی عمل تحصیل علم کا شوق۔ فہم و تدبر۔ عقل و دانش اور تفقہ سے دلچسپی۔ قوم پرستی۔ اور وطن دوستی اور اتفاق و اتحاد کی خالص اسلامی روح نظر آتی ہے۔ اور جو دنیا کو اس نور سے منور کرنے کے لئے ہمہ تن سعی بنی ہوئی ہے۔ جو آج سے چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے۔ اور یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت ہے اور آج اگر مسلمان اپنی دینی اصلاح چاہتے ہیں تو ان کے لئے صحیح راستہ یہی ہے کہ وہ اس چشمۂ ہدایت کی طرف آئیں کہ اسی میں ان کے لئے خیر ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں سے

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

اس کے سوا کوئی علاج نہیں۔ وہ خود سوچ کر نہ کوئی راستہ پا سکتے ہیں۔ اور نہ ہی کچھ سوچ سکتے ہیں۔

احمدی نوجوانوں کے لئے ثواب حاصل کرنیکا موقعہ

حب الوطن من الایمان کے لحاظ سے بھی اپنے وطن کی حفاظت کے لئے فوج میں بھرتی ہونا باعث اجر ہے۔ لیکن جب وطن کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہو۔ کہ اس میں ہمارے مقدس مذہبی مقامات اور شعائر اللہ ہوں۔ تو اس کی حفاظت کرنا ہمارا مذہبی فرض قرار پاتا ہے۔ اور اس فرض کی ادائیگی کے لئے اپنے گھروں سے نکلنے والے خدا تعالےٰ کے خاص افضال کے مستحق ہوتے ہیں۔ پھر جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز یہ ارشاد فرمائیں۔ کہ "جو لوگ بھرتی کے قابل ہیں وہ اپنے آپ کو پیش کریں" تو ایک لمحہ کے توقف کے بغیر احباب جماعت کو لبیک کہہ کر اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے خاص الخاص برکات کا مورد بنانا چاہیئے۔

پس احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ دوسری احمدیہ ڈبل کمپنی میں بھرتی ہونا اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھیں۔ اور نام پیش کر کے اپنے آپ کو دینی اور دنیوی برکات حاصل کرنے کے قابل بنائیں۔

مرزا مبارک احمد صاحب کے لئے تحریک دعا

عزیزم مرزا مبارک احمد صاحب ابن عزیزم مکرم جناب مرزا عزیز احمد صاحب عرصہ ایک سال سے بیمار ہیں۔ اب حکیم صاحب کی یہ رپورٹ ہے۔ کہ ان کی حالت تشویشناک ہے۔ اس لئے احباب ان کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(حضرت) سید محمد اسحٰق صاحب

نتیجہ امتحان سنسکرت کلاس جامعہ احمدیہ

مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل ۲۲۹/۵۰۰ پاس (ناظر تعلیم و تربیت)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احمدیت کی تائید میں زندہ خدا کے زندہ نشانات

"اے سخت دل قوم تمہیں کس نے چاند پر تھوکنا سکھلایا۔ کیا تم اس سے لڑو گے۔ جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ اپنے دلوں میں غور کرو۔ کہ کبھی خدا نے کسی جھوٹے کے ساتھ ایسی رفاقت کی۔ کہ قوموں کے ارادوں اور کوششوں کو اس کے مقابل پر ہر ایک میدان میں نابود کر دیا۔ اور ان کے ہر ایک کو اس کے حملہ میں نامراد رکھا۔ باز آ جاؤ اور اس کے قہر سے ڈرو۔ اور یقیناً سمجھو کہ تم اپنی مفسدانہ حرکات پر مہر لگا چکے۔ اگر خدا تمہارے ساتھ ہوتا تو اس قدر فریبوں کی تمہیں کچھ بھی حاجت نہ ہوتی۔ تم میں سے صرف ایک شخص کی دعا ہی مجھے نابود کر دیتی۔ مگر تم میں سے کسی کی دعا بھی آسمان پر نہ چڑھ سکی۔ بلکہ دعاؤں کا یہ اثر ہوا۔ کہ دن بدن تمہارا ہی خاتمہ ہوتا جاتا ہے۔ تم نے میرا نام مسیلمہ کذاب رکھا۔ لیکن مسیلمہ تو وہ تھا جس کا ایک ہی جنگ میں خاتمہ ہو گیا۔ مگر تم تو بیس برس تک جنگ کرتے رہے۔ اور ہر جنگ میں نامراد رہے۔ کیا سچوں اور مومنوں کے یہی نشان ہوا کرتے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تم گھٹتے جاتے ہو۔ اور ہم بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر تمہارا قدم کسی سچائی پر ہوتا۔ تو کیا اس مقابلہ میں تمہارا انجام ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا"

(نزول المسیح صفحہ ۳۱)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۹/۶/۴۲ سے ۲/۷/۴۲ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

۱۲۹۰- محمد اسلم خان صاحب ضلع گورداسپور	۱۲۹۷- ملک نور محمد صاحب سرگودھا	۱۳۰۴- عفیفہ نصیر بنگال
۱۲۹۱- امۃ اللہ بیگم صاحبہ "	۱۲۹۸- انیسہ بانو صاحبہ بنگال	۱۳۰۵- اللہ یار صاحب منٹگمری
۱۲۹۲- محمد شریف صاحب سندھ	۱۲۹۹- اسلام دین صاحب "	۱۳۰۶- عبد الحمید صاحب بنگال
۱۲۹۳- محمد شریف صاحب کشمیر	۱۳۰۰- محمد کنجو صاحب میسور	۱۳۰۷- فاطمہ خاتون صاحبہ "
۱۲۹۴- جمال افغانی صاحب لاہور	۱۳۰۱- ایم عبد الرحمٰن صاحب "	۱۳۰۸- محمد سرور صاحب پشاور
۱۲۹۵- محمد صدیق صاحب رہتک	۱۳۰۲- ایم ابراہیم کٹی صاحب "	۱۳۰۹- نسیم جنت صاحبہ گورداسپور
۱۲۹۶- غلام نقشبند خان صاحب یو۔ پی	۱۳۰۳- غلام نبی صاحب ضلع منٹگمری	۱۳۱۰- تسلیم جنت صاحبہ "

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رسالہ فرقان کا تازہ پرچہ

مجلس رفقاء احمد قادیان کے رسالہ فرقان کا عدالتی نمبر شائع ہو گیا ہے۔ یہ نمبر مضامین کتابت و طباعت ہر رنگ میں بہتر ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں حضور نے غیر مبایعین کے ایک اہم سوال کا جواب دیا ہے۔ مولوی کرم الدین آف بھیں کے مقدمہ کے سلسلہ میں نہایت مفید مصالحہ جمع کر دیا گیا ہے۔ اور اس مسل کے جملہ اقتباسات درج کر دئے گئے ہیں۔ جن کا تعلق مسئلہ نبوت سے ہے۔ غیر مبایعین کے متعدد اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا گیا ہے۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ریٹائرڈ (غیر مبایع) کا ایک تحقیقی بیان بھی اس رسالہ میں شائع ہوا ہے۔ جس میں چوہدری صاحب نے اقرار کیا ہے۔ کہ شیخ مصری اور دیگر مخرجین کے الزامات غلط اور نادرست ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے بھی انکو کبھی سچا نہیں سمجھا۔ رسالہ کے آخر میں غیر مبایعین کے تازہ لٹریچر پر شذرات کے زیر عنوان مفید نوٹ شائع ہوئے ہیں۔ بہرحال یہ نمبر نہایت محنت سے ایڈٹ کیا گیا ہے۔ اور غیر مبایعین میں تبلیغ کے لئے بہت مفید ہے۔ اس رسالہ کا سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے۔ احباب خود بھی جاری کرائیں۔ اور غیر مبایعین کے نام بھی جاری کرا کر ثواب حاصل کریں۔

ہر خادم کو کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پڑھنے اور یاد کرنے کا شوق پیدا کرنا چاہیئے۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات ملک نیاز محمد صاحب

(بتوسط صیغہ تالیف وتصنیف قادیان)

(۱۸)

سنہ ۱۹۰۶ء یا سنہ ۱۹۰۷ء میں بمعیت چودھری فیروز خان صاحب مرحوم و حاجی رحمت اللہ صاحب قادیان آیا۔ واپس آنے کے وقت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا موجودہ مکان جوکہ اس وقت بطور مہمان خانہ استعمال ہوتا تھا۔ اس کی شرقی سیڑھیوں پر سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطلاع کرائی گئی۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسی حالت میں باہر تشریف لائے۔ کہ حضور نے قمیض پر واسکٹ پہنی ہوئی تھی۔ کوٹ نہیں تھا۔ حاجی رحمت اللہ صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور میں بزازی کی دوکان کھولنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ حضور کا اس معاملہ میں کیا ارشاد ہے۔ حضور نے فرمایا۔ بہت اچھی بات ہے۔ صحابہ بھی کپڑے کا بیوپار کیا کرتے تھے۔

(۱۹)

غالباً انہی دنوں میں مدرسہ احمدیہ کے سامنے جو دوکانیں ہیں۔ ان میں سے ایک میں مَیں بیٹھا تھا۔ کہ اچانک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی وہاں سے باغ کو جاتے ہوئے گزرے۔ مہمان خانہ سے ہوکر باغ کی طرف تشریف لے گئے۔ ہم سب لوگ کھڑے ہوگئے۔ لیکن حضرت ام المومنین کے ساتھ ہونے کی وجہ سے مصافحہ کسی نے نہ کیا۔

(۲۰)

مئی سنہ ۱۹۰۸ء میں مَیں نے پاکپٹن سے سول سرجن صاحب منٹگمری کو اپنی ملازمت کے لئے درخواست بھیجی جس پر اس نے ۱۶ مئی کو حاضر ہونے کے لئے بلایا۔ میں ۱۵ مئی کو منٹگمری پہونچ گیا۔ اور ۱۶ مئی کو اس کے سامنے پیش ہوا۔ اس نے منظور کرکے مجھے پاکپٹن ہسپتال میں کام کرنے کی اجازت دی۔ وہیں منٹگمری میں معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور تشریف لائے ہیں۔ چونکہ ان دنوں منٹگمری سے پاکپٹن تک سفر یکوں پر بوجہ کچی سڑک نہایت دشواری سے ہوتا تھا۔ اس لئے یہ خیال کرکے کہ دشوار سفر تو کر چکا ہوں۔ اب صرف ریل میں بیٹھ کر جانا ہی باقی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت بڑی آسان ہے۔ ۱۶-۱۷ مئی کی درمیانی رات کی گاڑی پر سوار ہوکر ۱۷ مئی کی صبح کو لاہور پہونچ گیا۔ اور سٹیشن سے اُتر کر کیلیاں والی سڑک پر احمدیہ بلڈنگ میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قیام فرما تھے۔ پہونچ گیا۔ وہاں جاکر معلوم ہوا کہ حضور کا لیکچر امراء کے لئے مقرر ہے اور صرف امراء کو ہی داخل ہونے کی اجازت ہے۔ عام لوگوں کو داخل نہیں ہونے دیتے (لیکچر کے ساتھ دعوتِ طعام بھی تھی۔ اس لئے داخلہ پر پابندی تھی۔ مرتب) اس رستے رو ز لسی دروازہ پر جہاں لیکچر ہورہا تھا سید تبارات محی صاحب راہوں والے کھڑے تھے۔ جو کہ لوگوں کو دیکھ دیکھ کر اندر داخل کرتے تھے۔ میں اُن کی منت کرکے اندر داخل ہو گیا۔ اس طرح ۱۷ مئی والا لیکچر میں نے سُنا۔ پہلے جس وقت حضور تقریر فرمانے لگے۔ تو حضور کی آواز نہایت باریک تھی جس کی وجہ سے لوگ اپنی اپنی کُرسیاں آگے کی طرف کھینچ رہے تھے۔ تاکہ نزدیک ہوجائیں۔ لیکن بعد ازاں حضور کی آواز بہت بلند ہوگئی۔ اس لیکچر کی دو باتیں خاص طور پر مجھے یاد ہیں:-

(۱) حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اسلام کی حالت اس وقت نہایت نازک ہے۔ لیکن مسلمانوں کو کوئی احساس نہیں۔ کسی کا پالتو کُتا مرجاتا ہے۔ تو اس کو افسوس ہوتا ہے کسی کی پالتو بلی مرجاتی ہے۔ تو اس کو افسوس ہوتا ہے۔ لیکن اس وقت اسلام مُردہ ہوگیا ہے۔ اور کسی کو کوئی فکر نہیں۔

(۲) حضور نے فرمایا۔ کہ مسلمان اپنے بچوں کو اس طریق سے تعلیم دیتے ہیں۔ کہ اسلام کی تعلیم سے بالکل بے بہرہ رکھتے ہیں۔ جب ان کو کہا جاتا ہے۔ کہ اسلامی تعلیم دلاؤ۔ تو کہتے ہیں۔ کہ پہلے انگریزی وغیرہ پڑھ لیں پھر وُہ بھی دلوا دیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ ان کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے کسی عورت کو پہلے بازار میں بٹھلا دیا جائے۔ اور پھر اُس سے یہ امید رکھی جائے۔ کہ وہ باعصمت اور باحیا ہوجائے گی۔

(۲۱)

میرے بڑے بھائی حکیم دین محمد صاحب نے میرے لئے پشاور میں ملازمت کی تجویز کرکے غالباً ۲۲ مئی کو وہاں بھیجدیا۔ ۲۳ کو وہاں پہونچا۔ مگر وہاں کام نہ بنا۔ اس لئے ۲۴ مئی کو میں واپس لاہور آگیا۔ ۲۶ کو حضور علیہ السلام کی وفات ہوگئی۔ میں اپنے بھائی صاحب کے پاس ہربنس سنگھ کی حویلی (لاہور) میں رہتا تھا۔ ۲۶ کو میں اور بھائی بازار میں کسی کام کے لئے جارہے تھے۔ کہ غالباً چودھری عبدالحی صاحب کاٹھ گڑھ والوں نے بتلایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات پاگئے ہیں۔ یہ خبر سُن کر میرا حال ہوا۔ کہ تمام جسم سُن ہوگیا۔ اور بے حس ہوگیا چند منٹ کے بعد حواس بجا ہوئے۔ اس وقت تک میرے والد صاحب اور والدہ صاحبہ اور بھائی اور لڑکے اور کئی عزیز فوت ہوچکے تھے۔ مگر ایسا صدمہ جیسا کہ حضور کی وفات کی خبر سُن کر ہوا کسی کی وفات پر نہ ہوا تھا۔ میرے بھائی دین محمد صاحب کے ہاں میرے علاوہ میرے تایا زاد بھائی جو کہ غیر احمدی تھے اپنی لڑکی کے ساتھ جو کہ بیمار تھی۔ اس کے علاج کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ بھائی صاحب نے مجھے فرمایا۔ کہ ان کی خاطر تم یہاں ٹھہرو۔ اور میں جنازہ کے ساتھ قادیان جاؤں گا۔ مَیں نے کہا۔ یہ آپ کے مہمان ہیں۔ آپ ٹھہریں۔ یا نہ ٹھہریں۔ میں تو جنازہ کے ساتھ ضرور جاؤں گا۔ ہماری باہمی تکرار کو سُنکر اس غیر احمدی عزیز نے کہا۔ بھائی میں اکیلا ہی رہ جاؤں گا۔ آپ دونوں جائیں۔ چنانچہ ہم یہ فیصلہ کرکے جب احمدیہ بلڈنگس میں پہونچے۔ تو سڑک پر لوگوں کا بہت بڑا ہجوم اور شور برپا تھا۔ ایک ریڑھی پر ایک شخص کا مونہہ کالا کرکے لٹایا ہوا تھا۔ اور غیر احمدی اس ریڑھی کو کھینچتے ہوئے لے جارہے تھے اور وُہ بک رہا تھا "ہائے ہائے مرزا مرگیا" اس قسم کی شرارتوں کو دیکھ کر ہی غالباً ہماری جماعت کی طرف سے پولیس کو اطلاع دی گئی جس پر ایک پولیس گارد آگئی۔ اور اس نے اُن لوگوں کو ڈنڈے مار مار کر بھگا دیا۔

(۲۲)

حضور علیہ السلام کو غسل دے کر اور کفن پہنا کر نعش مبارک ایک مکان میں رکھی گئی جس میں لوگ جاکر حضور کے چہرۂ مبارک کی زیارت کرتے تھے۔ ہم بھی وہاں گئے۔ اور زیارت کی۔ مکان کے باہر بابا پیغمبر اسنگھ کھڑا تھا۔ اس کو کوئی اندر نہ جانے دیتا تھا جس پر وُہ رو پڑا۔ اور کہنے لگا۔ کہ:-

"تو ہاڈا وکھرا پیو سی۔ میرا پیو نہ سی"
(یعنی آپ لوگوں کا ہی باپ تھا۔ میرا نہ تھا) مجھے کیوں نہیں دیکھنے دیتے۔ اس پر کسی نے اسے اندر بھجوا دیا۔

(۲۳)

دوپہر کے بعد غالباً تین چار بجے احمدیہ بلڈنگس سے جنازہ اٹھایا گیا۔ جسے احباب جماعت کندھوں پر اٹھا کر سٹیشن کی طرف چل پڑے۔ جنازہ کے پیچھے پولیس تھی۔ اور آگے بھی۔ درمیان میں جنازہ اٹھانے والے دوست تھے۔ سٹیشن پر جب جنازہ پہونچا تو وہاں ایک صندوق جس میں مشک کافور ڈالکر برف بنوائی ہوئی ڈال رکھی تھی۔ اس میں حضور علیہ السلام کی نعش مقدس رکھی گئی۔ اس موقعہ پر کسی نے سٹیشن ماسٹر سے جاکر شرارتاً کہا۔ کہ نعوذ باللہ حضور ہیضہ سے فوت ہوئے ہیں اور لاش باہر نہیں جانی چاہیئے۔ اس پر ایک انگریز جوکہ غالباً سٹیشن ماسٹر یا کوئی اور تھا۔ بڑے جوش سے بھرا ہوا آیا۔ اور کہنے لگا۔ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ دکھلاؤ۔ چونکہ ہمارے دوستوں نے پہلے ہی سے ڈاکٹری سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہوا تھا۔ اس کو فوراً دکھلا دیا۔ اور وہ خاموش ہوکر چلا گیا۔ غرضکہ ایک گاڑی میں صندوق رکھا گیا۔ اور چند دوست بھی اس کے پاس بیٹھ گئے۔ ایک ڈبہ اہلبیت اور حضرت خلیفۂ اول کے لئے ریزرو کرایا گیا۔ باقی احباب جماعت گاڑی کے دوسرے ڈبوں میں سوار ہوگئے۔ امرتسر کے سٹیشن پر پہنچکر خلیفۂ اول حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۹ بجے کے قریب گاڑی بٹالہ پہونچی جنازہ والا ڈبہ اور دوسرا ریزرو ڈبہ ہر دو کاٹے گئے۔ حضرت ام المومنین اور دیگر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر ممبروں کو ڈبہ سے پلیٹ فارم پر اتارا اور سٹیشن کے قریب ہی ٹھہرایا گیا۔ ہم لوگوں کے پہرے مقرر کئے گئے جو ہم نے باری باری دیئے۔

(۲۴)

پچھلی رات حضور کا جنازہ صندوق سے نکال کر ملک چارپائی پر جس سے لمبے لمبے بانس بندھے ہوئے تھے اٹھایا گیا۔ اور قادیان کیطرف روانہ ہوئے۔ صبح سویرے کا وقت ٹھنڈی ہوا اور جنازہ پر اس قدر خوشبو چھڑکی ہوئی تھی۔ کہ جہاں سے جنازہ گزرتا سڑک معطر ہو جاتی تھی۔ ہم لوگ بھی جنازہ کے ساتھ تھے۔ لمبے لمبے بانسوں کی وجہ سے ایک وقت میں بہت سے لوگ کندھا دے سکتے تھے۔ صبح کی نماز بعض لوگوں نے نہر پر آکر پڑھی۔ اور بعض نے نہر پر آنے سے پہلے ہی پڑھ لی تھی۔ نہر گذرنے کے بعد ایک شخص جو کہ جٹ زمیندار تھا راستہ میں ملا۔ جنازہ جب گذر چکا تو اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ یہ کس کا جنازہ ہے میں نے اسے بتلایا کہ مرزا صاحب کا۔ اس نے دوبارہ پوچھا۔ کیا مرزا صاحب قادیان والوں کا۔ میں نے کہا ہاں۔ یہ جواب سن کر اسے کچھ ایسا صدمہ ہوا۔ کہ وہیں [illegible] گیا۔ اور میں دور تک اس کو دیکھتا گیا۔ بہت دیر تک وہاں بیٹھا رہا۔

(۲۵)

نہر سے کچھ دور جانے پر مولوی محمد علی [illegible] وغیرہ قادیان سے آکر ملے۔ وہ [illegible] بڑی بے تابی سے رو رہے [illegible] خواجہ کمال الدین صاحب نے انہیں [illegible] آپ کیوں اتنی بے صبری دکھلاتے [illegible] نے حضرت ام المومنین کا نمونہ دیکھا [illegible] کے یہ سرتاج تھے۔ جب حضور [illegible] تو حضرت ام المومنین نے کہا [illegible] یہ تو ہمیں چھوڑ سے جاتے ہیں [illegible] نہ چھوڑنا۔ پھر جنازہ لے کر [illegible] مقبرہ کے ساتھ والے باغ [illegible] وہاں بہت سی عورتیں جمع تھیں جو رو رہی تھیں۔ انہیں بھی خواجہ صاحب نے مندرجہ بالا الفاظ کہہ کر چپ کرایا۔ پھر جنازہ باغ والے مکان کے اندر رکھا گیا۔ اور لوگوں کو زیارت کرانے کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا۔ کہ غربی دروازہ سے لوگ زیارت کر کے شرقی دروازہ سے نکل جاتے تھے۔

(۲۶)

مرزا سلطان احمد صاحب کو جو ان دنوں جالندھر میں افسر مال تھے تاریں دی گئیں تھیں۔ ان کا انتظار تھا۔ وہ بھی بعد دوپہر آگئے۔ ان کو بوجہ دورہ پر ہونے کے تاریں دیر سے ملی تھیں۔ اس لئے وہ دیر سے آئے۔ عام طور پر چونکہ یہ مشہور تھا۔ کہ مرزا سلطان احمد صاحب حضور کے مخالف ہیں۔ اس لئے میرے دل میں بھی یہی خیال تھا۔ کہ ان کے دل میں کیا صدمہ ہوگا۔ لیکن میں نے دیکھا۔ کہ جب وہ آئے تو اس قدر روئے۔ کہ ان کی آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ وہ ہم سے رونے میں ہرگز کم نہیں تھے۔

(۲۷)

برف کا [illegible] صندوق جس میں آپ کا جسم اطہر رکھ کر بٹالہ تک لائے تھے وہ بھی قادیان میں باغ کے اندر پڑا تھا۔ میں نے اس خیال سے کہ حضور کا جسم اس برف سے چھو چکا ہے۔ تھوڑی سی برف اٹھا کر کھائی۔ مجھے معلوم ہوا۔ کہ اس میں مشک کافور ڈال کر تیار کی گئی ہے۔

(۲۸)

حضرت خلیفہ اول مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ نے مولوی محمد علی صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ کو بلا کر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تدفین سے پہلے ضروری ہے۔ کہ جماعت کسی ایک ہاتھ پر جمع ہو کر ایک سلک میں منسلک ہو جائے۔ اس لئے میر ناصر نواب صاحب۔ حضرت ام المومنین مرزا محمود احمد صاحب۔ مولوی غلام حسین صاحب پشاوری وغیرہ وغیرہ اصحاب سے مل کر مشورہ کر کے فیصلہ کریں۔ اور کسی ایک شخص کو منتخب کریں۔ جس کو آپ لوگ منتخب کریں گے۔ سب سے پہلے اسی کے ہاتھ پر میں بیعت کرونگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ بھی وہی پڑھائیگا اس کے بعد وہ سب چلے گئے۔ اور کچھ دیر کے بعد آکر عرض کیا۔ کہ ہم نے حضرت ام المومنین اور سب سے مشورہ کیا ہے حضور کے سوا کوئی اس قابل نہیں۔ کہ جس کے ہاتھ ہم سب لوگ بیعت کریں۔ اس پر حضرت خلیفہ اول کھڑے ہوگئے۔ اور ایک تقریر فرمائی جس میں یہ فرمایا۔ کہ یہ بہت بڑا بوجھ ہے۔ اور اتنا بڑا بوجھ ہے۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ جو بوجھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات سے میرے باپ پر پڑا۔ اگر کسی پہاڑ پر پڑتا۔ تو وہ چور چور ہو جاتا۔ یہ اتنا بڑا بوجھ ہے۔ کہ میں اسے اٹھانے کی اپنے اندر مطلق طاقت نہیں پاتا۔ چونکہ آپ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں۔ اس لئے میں خدا تعالےٰ کے بھروسہ پر اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں۔ اس کے بعد وہاں ایک چارپائی پڑی تھی۔ حضرت مرزا محمود احمد صاحب (خلیفہ ثانی) کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اس چارپائی پر آپ جیسے کوئی گر پڑتا ہے بیٹھ گئے۔ [illegible] اور حضرت میاں صاحب کو اپنے پاس ہاتھ [illegible] اٹھا لیا۔ یہ بات خاص طور پر میں نے [illegible] کیفیت [illegible] کہ سب سے پہلے جس شخص کا [illegible] بیعت کے لئے آپ نے پکڑا۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے۔ اور اس چارپائی پر بیٹھ کر بیعت لینی شروع کر دی۔ اس پہلی پارٹی میں احقر نے بھی بیعت کی تھی۔

تفاوت مراتب

(۲۹)

غالباً نماز ظہر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز جنازہ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے پڑھائی۔ مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم بھی آچکے تھے۔ اتفاق سے مرزا سلطان احمد صاحب نماز جنازہ میں میرے ساتھ کھڑے تھے۔ میں نے دیکھا۔ کہ وہ بہت رو رہے تھے۔ نماز جنازہ کے بعد حضرت خلیفہ اول رضؓ قبر پر تشریف لے گئے۔ چونکہ آپ کو بیعت لینے کے بعد ضعف ہو گیا تھا۔ اس لئے قبر کے نزدیک ہی ایک چارپائی لگا دی۔ قبر درست ہونے تک لیٹ گئے۔ قبر میں جو تابوت رکھا گیا۔ وہ وہ نہیں تھا جو لاہور سے برف بھر کر لایا گیا تھا۔ بلکہ وہ ایک اور مضبوط سا تابوت تھا جسے قبر میں رکھنے پر اس کے اوپر جو پھٹے لگائے گئے تھے۔ وہ بھی بڑے مضبوط تھے۔

(۳۰)

میرے چھوٹے بھائی ملک عطا محمد صاحب مرحوم ہیڈ کنسٹیبل منٹگمری نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ کہ ایک دفعہ اس کو کسی نے رقعہ دیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دینے کے لئے اندر بھیجا۔ اس وقت حضور کھچڑی کھا رہے تھے۔ مجھے فرمایا کہ تم بھی کھاؤ۔ چنانچہ حضور کے فرمانے پر اس نے حضور کی پسماندہ کھچڑی کھائی۔ اس وقت مرحوم کی عمر ۱۱/۱۲ سال کی تھی۔

(۳۱)

میرے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند موئے مبارک بھی بطور تبرک محفوظ ہیں جو مجھے حضور کے باورچی میاں عبد الرحیم صاحب حجام قادیانی نے دیئے تھے ان کے ساتھ ان کی تصدیق بھی ثبت ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے ملک نیاز محمد صاحب ڈسپنسر حال کسووال ضلع منٹگمری کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند موئے مبارک دیئے تھے۔ جو ان کے پاس اب بھی بطور تبرک موجود ہیں۔ عبد الرحیم حجام قادیان

امام وقت کون ہے

کسی مولوی عبد الستار دہلوی کے ساتھ مولوی ثناء اللہ صاحب کی گفتگو کا مختصر ذکر ۳ جولائی کے اخبار اہلحدیث میں ان کے بیٹے نے شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"مولانا صاحب نے ان کے خطبہ امارت کے صفحہ ۹ کی عبارت پڑھ کر سنائی جس کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ بغیر ماتحتی امام وقت کے کوئی کام درس وعظ جمعہ عیدین۔ زکوٰۃ۔ صدقات وغیرہ جائز نہیں۔ بلکہ جہنم میں واقعہ کے اسباب میں سے ہے۔" اور سوال کیا وہ امام کون ہے مگر بار بار پوچھنے پر بھی کوئی جواب نہ ملا۔

دراصل یہ سوال ہی ایسا ہے۔ کہ جو شخص احمدیت میں داخل نہ ہو۔ وہ کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب آج تک یہ نہیں بتا سکے۔ کہ چودھویں صدی کا وہ مجدد کون ہے جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے رو سے خدا تعالےٰ نے اس صدی میں مبعوث کیا،

خلیفہ کے اختیارات کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا ناطق فیصلہ

الفضل ۲۵ جولائی میں مکرمی خورشید احمد صاحب کا ایک مضمون "خلافت احمدیہ اور غیر مبایعین کی جمہوریت" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں نہایت عمدگی سے غیر مبایعین کی ایک تحریر سے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ غیر مبایعین احمدیوں کے سواد اعظم سے صرف اس بناء پر علیحدہ ہوئے۔ کہ وہ کسی ایسے خلیفہ کو قبول کرنے کو تیار نہ تھے۔ جس کا یہ حق تسلیم کیا جائے کہ وہ انجمن کے فیصلوں کو رد کر سکے گا۔ اور جس کی بیعت کرنا سب احمدیوں کے لئے بھی ضروری ہو۔

اسی سلسلہ میں انہوں نے درس القرآن حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح اول کے ص۲۵ سے ذیل کا حوالہ بھی پیش کیا ہے

"خدا جسے خلیفہ مقرر کرتا ہے۔ اسے اپنی جناب سے مؤید و منصور کرتا ہے۔ خدا اسے ایسی غلطی میں نہیں ڈالتا جس سے قوم تباہ ہو۔ مشوری اس لئے نہیں ہوتا۔ کہ وہ بالضرور اس کی اتباع کرے بلکہ وزراء کی رائیں اس کی بمنزلہ آئینہ کے ہوتی ہیں۔ کہ ان میں اپنی رائے کا حسن و قبح دیکھ لے"

حوالہ کی تصحیح:- اس درس کو غلط فہمی سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا درس سمجھ لیا گیا ہے۔ مگر یہ دراصل حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ اور آپ کے حکم سے حضرت مولوی سرور شاہ صاحب درس قرآن دیا کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے مضمون نگار صاحب نے درس القرآن سے حوالہ درج نہیں کیا۔ بلکہ کسی اور جگہ سے نقل کیا ہے۔ اور اصل سے مقابلہ نہیں کر سکے۔ اس صورت میں یہ حوالہ خلیفہ کے حقوق کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا فیصلہ تو قرار نہیں پا سکتا۔ البتہ ہم اس حوالہ کو اسی طرح خلیفہ کے اختیارات کے متعلق جماعت احمدیہ کے اجماع سکوتی کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفات مسیح پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع سکوتی کو بطور دلیل پیش فرمایا ہے۔ پس یہ حوالہ بھی اپنی جگہ بہت مفید ہے۔ کیونکہ اس شائع میں غیر مبایعین میں سے کسی نے اس عقیدہ کی تردید نہیں کی۔ جو اس حوالہ میں بیان کیا گیا ہے۔

خلیفۃ المسیح اولؓ کا قطعی فیصلہ کن بیان

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا اس بارہ میں قطعی فیصلہ پیش کرنے کے لئے ذیل کا حوالہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے کسی شخص کے جوابات پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا:-

"پھر خلیفہ کو دبایا ہے۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے انجمن کو دبایا ہے۔ خلیفہ اس کے ماتحت اور اتباع کا بنایا ہوا ہے۔ صدر انجمن ٹوٹی تو یہ خود ٹوٹ گیا۔ انجمن محافظ و مالک ہے۔ خلیفہ کسی چیز کا بھی مالک نہیں۔ انجمن کا فیصلہ قطعی ہے۔ خلیفہ کا فیصلہ قطعی نہیں۔ یہ جواب ہیں۔ واقعہ میں کسی نے دئیے ہیں۔ یا افتراء باندھا ہے۔ اس کو حوالہ بخدا کرتا ہوں۔ ایسی خبر بھی ہے۔ کہ بیعت کے دوسرے روز کسی نے یہ کہا۔ کہ خلیفہ کے اختیارات محدود کرنے چاہئیں۔ میں تمہارے قابو میں کب آ سکتا تھا۔ .... انجمن کے لئے قاعدے دیے ہیں۔ جیسے مسیح قاعدوں کا نہ تھا۔ وہ خلیفہ بھی نہیں .... میں سوال کرتا ہوں۔ اگر تمہارے واسطے کوئی امام مقتدا جس کے ہاتھ پر بیعت کی ہو کچھ نہیں۔ کون ہے جو تمہیں سمجھائے اور رات کے وقت ابل ابل کر دعائیں کرے۔ اگر اس کی ضرورت نہیں۔ تو کیا تم خوش ہو سکتے ہو۔ کہ قادیان میں صرف کلرکوں کو دیکھ کر خوش ہو جاؤ۔ جن کو خدا سلطنت دیتا ہے۔ عقل بھی دیتا ہے۔ جس کے لئے خدا قلوب مسخر کر دیتا ہے۔ اسے عاقبت اندیشی بھی دیتا ہے خالد بن ولید عرب کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک طواف کر گیا۔ اس نے وہ کام کئے۔ کہ دنیا کی تاریخ گواہی نہیں دیتی۔ حضرت عمر خلیفہ ہو کر خالد بن ولید کو معزول کر دیتا ہے۔ اب کسی کی طاقت نہیں کہ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رفقت سے سپہ سالار عرب ہے۔ وہ کسی سے پوچھتا نہیں اور حکم دیتا ہے۔ خالد بن ولید معزول۔ اس کی جگہ ابوعبیدہ بن جراح کو مقرر کر دیتا ہے۔ کہتے ہیں انجمن اس لئے ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے مال کی حفاظت کرے۔ مگر جب خلیفہ وقت نہ ہونگے۔ تو مریدوں کا سلسلہ کیا۔ چار پانچ بوٹیاں فتو باغبان"

(الفضل ۱۴ اپریل ۱۹۱۴ء)

پیغام صلح نے کیا کہا

الفضل نے جب ۱۴ اپریل کے پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ کن حوالہ پیش کیا۔ تو پیغام صلح نے ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کے پرچہ میں اس کا جواب دیا۔ وہ بھی ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کرتا ہوں۔ پیغام صلح نے لکھا:-

"یہ تو پہلے ہی گر مستا پکایا ہوا تھا۔ اور پھر ایک لڑکے میر اسحاق ماموں صاحبزادہ صاحب و شیخ یعقوب علی کی معرفت تحریری یہ سوال آپ ہی اٹھا دیا۔ کہ انجمن خلیفہ کی مطاع ہے۔ یا خلیفہ انجمن کا مطاع ہے۔ یہ سوال کہاں سے پیدا ہوا۔ اسی چار دیواری سے اور ان لوگوں کی طرف سے جو انجمن اور اس کے ممبروں کو خاندان اہل بیت مسیح موعود کا دشمن خیال کرتا تھا۔ پھر کیا تھا۔ اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بار بار یہ سوال اٹھایا گیا۔ کہ اس انجمن کا ضرور بندوبست کریں۔ کیونکہ اس کے ممبر ایسے ہیں۔ ویسے ہیں حضور کو اپنے ماتحت رکھنا چاہتے ہیں۔ تو آپ نے اس پر جو کچھ فرمایا۔ وہ کیسا صحیح فرمایا۔ کہ میں تمہارے قابو میں کب آ سکتا تھا"

ناظرین کرام ایک دفعہ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا مندرجہ بالا حوالہ پڑھیں۔ اور مقابلہ کر کے دیکھیں۔ کہ پیغام صلح نے کیا جواب دیا ہے۔

غیر مبایعین کا افترا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول تو فرماتے ہیں۔ کہ خلیفہ کو انجمن کے اتباع (یعنی تمام احمدیوں کو جو انجمن کے ماتحت ہیں) کا بنا ہوا قرار دے کر اسے انجمن کے ماتحت قرار دینا افترا ہے مگر پیغام صلح اس امر کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ اور ایک گول مول بات کہہ کر اس فیصلہ کو ٹال جاتا ہے۔ کیا پیغام صلح کے ساتھ تعلق رکھنے والے آج بھی یہی نہیں کہتے۔ کہ خلیفہ کو انجمن کے ماتحت رہنا چاہئیے۔ وہ انجمن پر حاکم نہیں ہو سکتا۔ پھر کیا ان کا یہ خیال حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا فیصلہ کے مطابق افتراء نہیں ہو گا؟ یقیناً افتراء ہے۔

فقرہ کا مفہوم:- پھر پیغام صلح نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے اس فقرہ کو کہ "میں تمہارے قابو میں کب آ سکتا تھا" کس طرح بے محل طور سے چسپاں کیا۔ پیغام صلح کا منشاء یہ ہے کہ خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے یہ فقرہ میر محمد اسحاق صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کے متعلق فرمایا۔ مگر ذرا سیاق کلام دیکھیں کہ یہ فقرہ کس جگہ چسپاں ہے۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے ہیں۔ "ایسی خبر بھی ہے کہ بیعت کے دوسرے روز کسی نے یہ کہا کہ خلیفہ کے اختیارات محدود کرنے چاہئیں۔ میں تمہارے قابو میں کب آ سکتا تھا" اور آگے چل کر فرماتے ہیں "جیسے مسیح قاعدوں کا نہ تھا وہ خلیفہ بھی نہیں" پس سیاق کلام سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت خلیفہ اول یہ فرما رہے ہیں۔ کہ میرے اختیارات کو محدود کر کے مجھ کو کوئی شخص قابو میں نہیں لا سکتا۔ اور انجمن خلیفہ کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہیں کر سکتی۔ اب غیر مبایعین غور کریں کہ میر محمد اسحاق صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب اس خیال کے حامی تھے کہ خلیفہ کے اختیارات محدود ہونے چاہئیں۔ اور اسے انجمن کے ماتحت رہنا چاہئیے۔ یا اس خیال کے سرغنہ وہ لوگ تھے جو بعد میں لاہور جا بیٹھے اور یہ راگ الاپنے لگے کہ:-

حبوب کپساپ

آپ کا دل دھڑکتا ہے۔ اٹھا نہیں جاتا۔ ... چلنے سے سانس ... پھولا ... کیا ہوا تھا ... جگر کی خرابی ہے ... چلا گیا ... خون کی کمی ... کپساپ استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

کرنے والے افراد یا قوموں کے لئے دنیا کی صف اولین میں کھڑا ہونا ناممکن ہے۔ اس تقریر کو پڑھ کر معاً قرآن کریم کے الفاظ مبارک جیسا کہ بار بار لقوم یتفکرون فرمایا گیا ہے سب مجھے یاد آگئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جو انسانی فطرت صحیحہ کا خالق اور اس کے خواص سے پورے طور پر واقف ہے۔ فرمایا ہے۔ اور اس بات پر زور دیتا ہے۔ کہ نصائح اور قانون فطرت کا دفتر اسی کیلئے کارگر ہوتا ہے۔ جسے غور و فکر کی عادت ہو۔ لکھو کہا خدا کی رحمتیں ہمارے آقا سیدنا سرور کائنات محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوں۔ اور حضورؐ کے مقاصد اعلیٰ پیمانہ پر پورے ہوں۔ کہ جن کی وساطت سے اعلیٰ سے اعلےٰ اور نایاب حکمتوں کے خزانے اور صداقتیں ہمارے لئے اللہ تعالےٰ نے بغیر ہماری محنت کے مہیا کر دیں۔ جو دنیا کے بڑے بڑے عالم صدیوں کی محنت شاقہ اور مطالعہ و تجربہ کے بعد حاصل کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔

آخر پر میں شیخ غلام رسول صاحب کے اس قابل تعریف اور باقی احمدی احباب (جو غور و فکر کا جوہر اپنے قلوب میں رکھتے ہیں) کے لئے قابل تقلید نیک نمونہ پیش کرنے پر دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو بیش از بیش اعلےٰ نمونہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور استقامت عطا کرے۔ اور ہر قسم کی برکتیں ان پر نازل کرے جنہوں نے اپنی فطرتی نیکی کی بنا پر امام و مطاع وقت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مصلح موعود کی آواز پر لبیک کہا۔

خاکسار عبد المجید خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ برائے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لہوڑی

ملازمت کے خواہشمند اصحاب کی توجہ کیلئے

نظارت امور عامہ کے دفتر میں اکثر خالی اسامیوں کی اطلاع ملتی رہتی ہے۔ اسلئے ڈاکٹر۔ کمپونڈر۔ ڈرگری اسسٹنٹ زراعتی کالجوں کے تعلیم یافتہ ٹیکنیکل ٹرینڈ اصحاب وغیرہ وغیرہ جو ملازمت کے خواہشمند ہوں۔ اپنی تعلیم۔ سابقہ تجربہ۔ عمر اور کم از کم تنخواہ جس پر وہ کام کرنے کے لئے رضامند ہوں نظارت ہذا کو اطلاع دیں تا مناسب جگہ نکلنے پر ان کو اطلاع دی جاسکے۔ ناظر امور عامہ

ڈیرہ دون میں مذہبی سکھوں کی کانفرنس

ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا کو ڈیرہ دون میں سکھوں کی مذہبی کانفرنس میں شمولیت کیلئے بھیجا گیا۔ اس کانفرنس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے انسانی ہمدردی اور باہمی تعاون کے موضوع پر پُر اثر تقریر فرمائی۔ نیز جنگ میں بھرتی دینے کی تحریک کی۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر نہایت پسند کی گئی۔ اور صدر جلسہ نے ان کی تقریر کو بہت سراہا۔ جلسہ میں حاضری پانچ تا سات ہزار افراد کے درمیان تھی۔

جوڑ میلہ لاہور پر سکھوں کے جلسہ میں تقریر

ڈیرہ دون کانفرنس سے فارغ ہو کر ڈاکٹر صاحب لاہور تشریف لے گئے۔ جوڑ میلہ پر وہاں خالصہ ڈیفنس لیگ کے عظیم الشان جلسہ میں جنگ میں بھرتی دینے کی مؤثر الفاظ میں تحریک کی صدر جلسہ نے کہا۔ ڈاکٹر صاحب کا لیکچر بزدلوں کو شیر دل بنا کر میدان میں لا کھڑا کرنے والا ہے حاضری ۱½ ہزار کہی جاتی تھی۔ علاوہ ازیں آپ کا ایک لیکچر چیف خالصہ دیوان میں ہندو مسلم سکھ اتحاد کے موضوع پر ہوا۔ جو بہاں تک پسند کیا گیا۔ کہ سٹیج پر دو معززین نے تشریف لا کر آپ کو لاہور چھاؤنی کے صدر بازار میں تقریر کرنے کی دعوت دی۔ یہ جلسہ زیر انتظام سردار "ناوا سنگھ صاحب ولد لالہ رام ناتھ صاحب صدر بازار چھاؤنی میں منعقد ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے ہندو مسلم سکھ اتحاد اور ہندوستان میں امن کیونکر پیدا ہو سکتا ہے کے موضوع پر قابل قدر لیکچر دیا۔ جسے سامعین نے بہت پسند کیا۔ حاضری ۲½ ہزار کے قریب تھی۔

خالصہ ہائی سکول دھرم پورہ کے جلسہ میں تقریر

اسی طرح آپ کی ایک تقریر دھرم پورہ لاہور میں ہوئی جس کے متعلق صاحب صدر نے ڈاکٹر صاحب کو سرٹیفکیٹ دیا اور اس میں لکھا کہ خالصہ ہائی سکول دھرم پورہ لاہور کے زیر انتظام گوردوارہ جی دلیو جی مہاراج کے شہیدی گورپرب پر ڈاکٹر صاحب نے نہایت مؤثر لیکچر دیا۔ اور سکھ مذہب کے متعلق بعض ایسی باتیں بیان کی ہیں۔ جن سے ہمارے علم میں اضافہ ہوا ہے۔

ناظم نشر و اشاعت

اٹھرا اسقاط کا مجرب علاج
حب اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ضروری گذارش

ہمیں اس بات کا بڑا افسوس ہے۔ کہ بعض اصحاب یہ وعدہ فرما کر کہ "الفضل" کا چندہ ماہوار ادا کریں گے کبھی کئی ماہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر مجبور ہو کر وی۔ پی کیا جائے۔ تو پھر اُسے واپس کر دیتے ہیں۔ ہم ایسے اصحاب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ خود بخود باقاعدہ اور بروقت ادائیگی کرتے رہیں۔ تو وی۔ پی کی نوبت ہی کیوں آئے۔ اسی طرح بعض اصحاب نے گذشتہ ماہ یا اس سے قبل وی۔ پی رکوا کر بذریعہ منی آرڈر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا تھا۔ مگر اس وعدہ کے باوجود ان کی طرف سے تاحال رقم موصول نہیں ہوئی۔ اگر احباب ہمارے ساتھ تعاون نہ فرمائینگے تو "الفضل" کے اخراجات کہاں سے پورے ہونگے۔ ہماری اس چیخ و پکار کے باوجود جو دوست بے اعتنائی کا سلوک کرتے ہیں۔ ان کے متعلق ہم سوائے اس کے اور کیا سمجھ سکتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے جماعتی پریس کی ترقی کا کوئی احساس نہیں

"مینیجر"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندہ اور حب تقویت جگر۔ جگر کے عمل کو درست کر کے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کے ساتھ سستی۔ کاہلی کمزوری دُور ہوتی۔ چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے۔ چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کرینگے

جوشاندے اور تقویت جگر پندرہ دن کی خوراک ۱۵ ر صرف

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

براہ کرم وی۔پی وصول فرما کر دفتر کو نقصان سے بچائیں!

"اگر صاحبزادہ صاحب (حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ) انجمن کے فیصلوں کو قطعی قرار دیں اور پرانے احمدیوں سے بیعت لازمی تصوّر نہ کریں۔ تو ان کو صدر انجمن احمدیہ کا پریذیڈنٹ اور کل جماعت احمدیہ کا امیر تسلیم کر لیا جائے۔"
(پیغام صلح ۳۱ / مارچ ۱۹۱۴ء)

پیغام صلح جانتا ہے۔ کہ یہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اختیارات کو محدود کرانے کا مشورہ دینے والے لوگ کون تھے پس جو لوگ خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اختیارات کو محدود کرانا چاہتے تھے۔ انہی میں سے یا انہی کی روح کا کوئی آدمی ہوگا۔ جس نے خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کے دوسرے دن یہ کہا۔ کہ خلیفہ کے اختیارات محدود کرنے چاہئیں۔ پس جس طرح ایسے لوگوں کے قابو میں خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نہ آئے۔ اور نہ آسکتے تھے۔ اسی طرح ایسی ہی روح رکھنے والے غیر مبایعین کے قابو میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جیسا اولوالعزم انسان کیسے آسکتا تھا۔

خلیفہ کی شان

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اس تنقید میں تو یہ قطعی فیصلہ دیدیا ہے کہ خلیفہ ایسا حاکم ہوتا ہے۔ کہ وہ بلا مشورہ بھی حکم نافذ کر سکتا ہے۔ اور کسی کو اس کے بالمقابل اختیار نہیں ہوتا۔ کہ اس کے حکم کو رد کر سکے۔ چنانچہ اسی اختیار کے ثبوت میں آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو محض اپنے حکم سے معزول کر دینے کا واقعہ پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہو کر خالد بن ولید کو معزول کر دیتا ہے اب کسی میں طاقت نہیں کہ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سے سپہ سالار عرب ہے۔ وہ کسی سے پوچھتا نہیں اور حکم دیتا ہے۔ کہ خالد بن ولید معزول اس کی جگہ ابو عبیدہ بن جراح کو مقرر کر دیتا ہے۔"

دونوں فریق میں اتحاد کی صورت

کیا مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے اس قطعی فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرنے کیلئے تیار ہیں۔ کہ خلیفہ وقت بلا مشورہ بھی ایک حکم نافذ کر سکتا ہے۔ نیز کیا وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ اس اصل کو ماننے کے لئے تیار ہیں کہ قاعدے صرف انجمن کیلئے ہیں جس طرح مسیح قاعدوں کا نہ تھا۔ اسی طرح خلیفہ بھی قاعدوں کا نہیں۔ اگر مولوی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کو مان لیں تو پھر سے دونوں فریق میں اتحاد ہو سکتا ہے مولوی صاحب اپنے ٹریکٹ ایک نہایت ضروری اعلان میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی یہ شان تسلیم کر چکے ہوئے ہیں۔ کہ

"خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارہ میں ہوں یا کسی اور بارے میں ان سب لوگوں کیلئے ماننا ضروری قرار دیا گیا۔ جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔"

پھر جب انہوں نے خود بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ بلکہ ان سے تو بیعت کی تجدید بھی کرائی گئی تھی۔ تو کیا وہ اپنے اس قول کا پاس کرتے ہوئے اور قوم کے حال پر رحم کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے قطعی فیصلہ کے مطابق خلیفہ کو انجمن کا مطاع اور حاکم ماننے کیلئے تیار ہو سکتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

ایک احمدی دوست کی قابل تقلید مثال

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کے تازہ خطبہ کا جس میں حضور نے ڈاڑھی نہ رکھنے کو شکست خوردہ ذہنیت قرار دیا ہے۔ اور یہ کہ ایسا انسان سلسلہ کا کسی ذمہ داری کا کام سرانجام دینے کے قابل نہیں ہوتا۔ میں نے اپنے معزز احمدی دوست شیخ غلام رسول صاحب انچارج صب پوسٹ آفس ڈلہوزی کے پاس ذکر کیا جو ابتداء سے داڑھی منڈواتے رہے ہیں شیخ صاحب موصوف نے جنکو محض ڈیڑھ سال سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونیکا فخر حاصل ہوا ہے۔ بلا کسی تأمل کے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا کہ اب تو داڑھی رکھنی ضروری ہے۔ اور میں نے آئندہ داڑھی رکھنے کا آج سے عزم کر لیا ہے۔ مجھ کو شیخ صاحب کی فطرت سلیم پر غور کرنے سے معاً شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر یاد آگیا ؎

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

یعنی جسطرح عمدہ قسم کی زمین تخم ریزی پر بیج کے جوہر کو جذب کر کے نتیجہ کے طور پر پھل پھول پیدا کرتی ہے۔ بعینہ یہی انسانی قلوب کی کیفیت ہے۔ جو زمین کی مانند ہیں۔ جسپر بموجب تفاوت مراتب جوہر قابلیت عمدہ باتوں کے سننے پر فوراً ان کے فوائد جذب کر کے عملی طور پر نتائج نمودار ہوتے ہیں۔ گویا سلیم الفطرت انسانوں کے قلوب عمدہ اثرات قبول کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہی باتیں جو نیکے اندر عظیم الشان تغیر پیدا کر دینے کا باعث ہوتی ہیں۔ دوسروں کے لئے بالکل بے اثر ثابت ہوتی ہیں۔

بہرحال احمدی قوم (جس کو اللہ تعالےٰ نے دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وحضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمونہ کے طور پر پیش کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔) کے مخلص احباب اپنی اہم فرائض کے پیش نظر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم وحضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لیں گے۔ دراصل سچی بات یہ ہے۔ کہ جس کے ساتھ حقیقی محبت وعشق ہو۔ اس کے اوضاع واطوار کی نقل میں محب اپنی عین خواہش اور زندگی سمجھتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا ہے۔ کہ اس شخص سے جو ادنیٰ سی بات یعنی داڑھی رکھنے میں اپنے آپ پر قابو نہیں رکھتا اس سے بڑے کاموں میں حصہ لینے کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ نہایت قابل غور ارشاد ہے۔
دراصل جن طبائع انسانی میں غور وفکر کرنے کیلئے مادہ ہوتا ہے۔ وہی فائدہ اٹھاتی ہیں۔ میں نے ایک مشہور علم ادب کے ماہر بنگالی کی تقریر پڑھی جو انہوں نے تعلیم یافتہ بہت بڑے مجمع میں تھوڑا عرصہ ہوا کی تھی۔ اس میں مقرر نے اس بات پر خاص زور دیا کہ Art of Thinking سے لوگ ناواقف ہیں جو بہت بڑے بڑے نتائج پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ اس اعلیٰ اصل کو نظر انداز

ذیابطیس
بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔
سفوف ذیابطیس
اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دواخون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی اور دل گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے ایک دفعہ تجربہ کر کے دیکھیں۔
قیمت ۱۵ خوراک ۱۲/ عہ
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اکسیر سیلان
اس دوا سے ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ اطباء لکھنؤ کا لاجواب معمول مطب نسخہ ہے سیلان الرحم یعنی سفید پانی گرنے کا خطرناک مرض اس دوا کے استعمال سے تھوڑی مدت ہی میں جاتا رہتا ہے۔ اس دوا کے متعدد سرٹیفکیٹ دواخانہ میں موجود ہیں۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ اس مفید دوا کو زیادہ سے زیادہ شہرت دے کر بے زبان مستورات کی دعائیں لیں۔ قیمت تیس خوراک دو روپے آٹھ آنے (عہ/۲)
ملنے کا پتہ:۔ ویدک یونانی دواخانہ قادیان

حیاتین
یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی ہیں بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ جن کو کھانا کھانے کے بعد اپھارہ ۔ گڑگڑاہٹ ۔ گرانی متلی اور درد وغیرہ کی تکلیف رہتی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ یہ معدہ اور انتڑیوں کے امراض ۔ نیز ہیضہ ۔ اسہال قے اور پیچش کیلئے بجید مفید ہیں۔ بلغمی کھانسی ۔ نزلہ زکام اور دمہ کو نافع ہیں قیمت ایک روپیہ کی ۳۲ گولیاں
طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ماسکو - ۱۰ جولائی - جرمن فوجیں ماسکو راستوون ریلوے لائن کے ایک اور اہم شہر پر بڑھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور دریائے ڈان کے مغربی کنارے سے بیس میل کے فاصلہ پر خوفناک لڑائی ہو رہی ہے، ورونیز کے سامنے بھی ٹینکوں کی بڑی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ جس میں دونوں طرف سے دو ہزار ٹینک حصہ لے رہے ہیں۔ ایک رات تین تین سو ٹینک ایکدوسرے پر حملہ کرتے رہے۔ بعض وقت تو دونوں میں صرف چھ گز کا فاصلہ رہ جاتا تھا۔ جب سورج نمودار ہوا۔ تو دیکھا گیا۔ کہ ایک سو جرمن ٹینک ٹوٹے پھوٹے پڑے ہیں۔ لڑائی کا زور ابھی تک دریائے ڈان کے مغربی کنارے پر ہے۔ نازی سفر مینا روسیوں کی شدید گولہ باری کے باوجود دریا پر پل باندھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مگر اسے ابھی کامیابی نہیں ہوئی اور بہت زیادہ نازی فوجیں دریا کو پار نہیں کر سکیں۔ ایک جگہ سے ایک چھوٹا سا دستہ دریا کو پار کر گیا تھا۔ مگر اس کے اکثر سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ۔

واشنگٹن - ۱۰ جولائی - امریکن گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ لنڈن کی آزاد فرانسیسی کمیٹی کے ساتھ لڑائی کو جیتنے کے لئے مشورے کرنے کی غرض سے امریکن گورنمنٹ نے اپنے بحری اور فوجی نمائندے مقرر کر دیئے ہیں۔ اور جنرل ڈیگال کو ایک میمورینڈم بھیجا گیا ہے۔ کہ ان کی قیادت میں آزاد فرانسیسیوں نے محوریوں کو شکست دینے کے لئے جو جد وجہد کی ہے۔ امریکن گورنمنٹ اسے بنظر استحسان دیکھتی ہے۔ اور اس بات کو سمجھتی ہے کہ لڑائی کو جیتنے کے لئے ضروری ہے کہ آزاد فرانسیسی کمیٹی کو زیادہ سے زیادہ مدد دی جائے۔ میمورینڈم میں اس امر کی بھی صراحت کر دی گئی ہے کہ فرانس کے آئندہ سیاسی نظام کا فیصلہ فرانسیسیوں کی آزاد رائے کے کیا جائے گا ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

چنگنگ - ۱۰ جولائی - ایک چینی اعلان مظہر ہے۔ کہ چین میں کیانگسی کے صوبہ کی ریلوں پر قبضہ کرنے کے لئے اس وقت جاپانیوں کے ساتھ جوزبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ اس میں چینی فوجوں کو نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ اور انہوں نے نانچنگ پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔ اور دشمن کو بھاری نقصان پونچایا جا رہا ہے ۔

قاہرہ - ۹ جولائی - صحرا میں گذشتہ چھ ہفتہ کی ہوائی لڑائیوں میں محوریوں کے تین سو ہوائی جہاز جن میں بم بار اور غوطہ مارنے والے بھی ہیں۔ تباہ کئے جا چکے ہیں اس سے رائل ایئر فورس کی ہوائی سرگرمیوں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے ۔

لنڈن - ۹ جولائی - رائٹر کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ مصر میں العالمین کے محاذ پر اتحادی پوزیشنوں کے مغرب میں جنرل رومیل کی فوجیں مورچے کھود رہی ہیں۔ جس لائن پر گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں دونوں فوجوں میں تصادم ہوتے رہے تاحال تبدیل نہیں ہوئی۔ اتحادی پٹرول دستے اب پہل کر رہے ہیں۔ اور محوری ڈیفنس کرتے ہیں۔ لیبیا۔ فلسطین اور عراق میں عام احساس یہ ہے۔ کہ صورت حالات اس کی نسبت بدرجہا تسلی بخش ہے جتنی کہ اس وقت تھی۔ جب کہ محوری فوجوں نے لیبیا میں پیش قدمی شروع کی تھی ۔

لنڈن - ۹ جولائی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ شب برطانی طیاروں نے دشمن کے پانیوں میں سرنگیں بچھائیں۔ نیز ساحلی کمانڈ کے طیاروں نے ہالینڈ کے ساحل کے پاس دشمن کے جہازوں پر حملے کر کے دو غرق اور تین کو نقصان پہنچایا ۔

مدراس - ۹ جولائی - مسٹر راجگوپال اچاریہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرس کی ممبری نیز مدراس اسمبلی کی ممبری سے مستعفی ہو جائیں۔ تا کانگرس کی موجودہ پالیسی میں تبدیلی کرانے کی جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اسے زیادہ سے زیادہ آزادی کے ساتھ جاری رکھ سکیں ۔

لکھنؤ - ۹ جولائی - ایک عورت نے ایک شخص کے خلاف دعویٰ کیا ہے۔ کہ اس نے میرے ساتھ دو سال کیلئے متعہ کیا تھا۔ اس اثناء میں ایک لڑکی بھی پیدا ہو چکی ہے۔ اب مدعا علیہ نے شادی کر لی۔ اور مجھ سے بدسلوکی کرتا ہے۔ اس لئے مدعیہ اور اس کی لڑکی کے لئے مدعا علیہ سے گزارہ دلوانے کا انتظام کیا جائے ۔

واردھا - ۹ جولائی - پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ اسوقت ہم برطانی حکومت کے خلاف جو بھی تحریک شروع کریں۔ وہ خطرناک ہوگی۔ لیکن اگر ہم کچھ نہ بھی کریں تو یہ اور بھی زیادہ خطرناک ہے۔ ہم ہندوستان کے دفاع کو نقصان پونچانا نہیں چاہتے۔ کانگرس کی پالیسی یہ ہے۔ کہ عوام میں مقابلہ کی رُوح کو بیدار کیا جائے ۔

ماسکو - ۹ جولائی - سوویٹ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ رُوسی فوجوں نے سٹاری اوسکل کے شہر کو خالی کر دیا ہے ۔

ڈربن - ۹ جولائی - افریقہ کے مشرقی ساحل کے پاس دو جہازوں کی غرقابی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ خیال ہے۔ کہ بہت سی جانیں ضائع ہو گئی ہوں گی ۔

لنڈن - ۱۰ جولائی - اتحادی طیاروں نے کل رات بحر الکاہل کے جنوبی علاقہ میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے۔ ٹچ پٹھور پر بھی حملے کئے گئے۔ بدھ کے روز اتحادی طیاروں نے برما میں دشمن کے اہم ٹھکانوں پر حملے کئے۔ اور ان حملوں کے بعد ہمارے تمام ہوائی جہاز واپس آ گئے ۔

قاہرہ - ۱۰ جولائی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جنوبی علاقہ میں ہمارے دستے دشمن کو پریشان کر رہے ہیں۔ اور سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ انہوں نے دشمن کے دستوں کا جن کے ساتھ ٹینک بھی تھے مقابلہ کر کے انہیں شمال کی طرف ہٹ جانے پر مجبور کیا۔ دوسری جگہوں پر معمولی سرگرمیاں رہیں۔ اتحادی ہوائی جہاز بھی دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں۔ اور اس کی بہت سی فوجی گاڑیوں کو برباد کر دیا۔ کل رات کے ایک اعلان میں بتایا گیا تھا۔ کہ صحرا میں آجکل عجیب طرح کی خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ العالمین کے محاذ پر ہماری فوجوں نے اب زیادہ بہتر مورچے سنبھال لئے ہیں۔ دشمن ابھی تک کوئی پیش قدمی نہیں کر سکا۔ اگرچہ یہ امر یقینی سمجھا جاتا ہے۔ کہ اسے کافی کمک پونچ چکی ہے اور اب تھوڑی جہاز طبرق اور مرسا مطروح کو بھی پوری طرح استعمال کر رہے ہیں۔ اتحادی طیارے ان تمام بندرگاہوں پر زور کے حملے کر رہے ہیں۔ الدابہ اور بن غازی پر حملے کر کے دشمن کو کافی نقصان پونچایا گیا۔ امریکی طیارے خاص طور پر دشمن کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ بدھ کی شب کو مالٹا پر بھی پھر ہوائی حملے ہوئے۔ دشمن کے دو ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔ اور تین کو نقصان پہنچایا گیا ۔

ماسکو - ۱۰ جولائی - ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی محاذ پر لڑائی ایک جگہ اگر ٹھنڈی ہوتی ہے۔ تو دوسری جگہ بھڑک اٹھتی ہے۔ کالینن کے محاذ پر بہت گھمسان کی جنگ ہوئی۔ یہاں روسی چھاپہ مار دستے دشمن کو کافی نقصان پونچا رہے ہیں۔ چنانچہ فوج سے بھری ہوئی نو ۹ ٹرینیں برباد کر دی گئیں۔ جرمنوں کی موجودہ پوزیشن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نئے محاذ پر انہوں نے پندرہ روز میں نوّے میل پیشقدمی کر لی ہے۔ دریائے ڈان کے محاذ پر اس وقت وہ لڑائی ہو رہی ہے۔ جس کی کوئی مثال نہیں ۔

لنڈن - ۱۰ جولائی - دشمن کے طیاروں نے کل رات مشرقی ساحل کے ایک شہر اور ارد گرد کے علاقوں پر کچھ سرگرمی دکھائی مگر یونہی سا نقصان ہوا۔ کوئی شخص ہلاک یا مجروح نہیں ہوا ۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی ۔